رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل
لاہور پاکستان
یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے	
ششماہی	۱۱	؍؍
سہ ماہی	۶	؍؍
ماہوار	۲½	؍؍

قیمت
فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۹ ہجرت ۱۳۲۷ہش | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | ۹ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ ہجرت: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب، دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد اور گلے کی خرابی کے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افغانستان کے سفیر نے قائداعظم کی خدمت میں سفارتی کاغذات پیش کر دئیے!!

کراچی ۔ ۸ مئی ۔ آج صبح افغانی سفیر مارشل سردار شاہ ولی غازی نے اپنے سفارتی کاغذات پاکستان کے گورنر جنرل کی خدمت میں پیش کر دئیے۔ آپ آج صبح ۱۱ بجے سے پہلے ہی قائداعظم کی کوٹھی پر پہنچ گئے۔ وہاں آپ کو گارڈ آف آنر نے شاہی سلامی دی۔ سفارتی کاغذات پیش ہونے کے بعد قائداعظم نے فرمایا۔ میں آپ کا دلی خوشی اور حقیقی مسرت کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہوں۔ آپ افغانستان کی پہلی شخصیت ہیں۔ جس کی بدولت پاکستان اور افغانستان کے خوشگوار تعلقات کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی قابلیت اور روشن دماغی کی وجہ سے یہ عمارت بہت مضبوط استوار ہوگی۔ ہمارے دونوں ملکوں کے تعلقات جو صدیوں سے چلے آئے ہیں۔ خوب مستحکم ہو جائینگے۔ قائداعظم نے فرمایا۔ پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ اور اس کی خواہش ہے کہ تمام ممالک سے دوستی اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرے۔ پاکستان کے لوگ تہیہ کر چکے ہیں کہ پاکستان کی بنیادوں کو مستحکم بنانے اور دوسرے ممالک سے خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور اگر کوئی ملک دوستی اور تعاون کا ہاتھ بڑھائے گا۔ تو اس کی دل سے قدر کریں گے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں اور میری حکومت دوستی کے ہر اقدام کا خیر مقدم کرے گی۔

ص۴ ہندوستان سے پاکستان کو سونا اور چاندی برآمد کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس حکم پر فوراً عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔

سر ظفر اللہ خاں کی مراجعت

لنڈن ۷ مئی سر ظفر اللہ خاں لیک سیکس سے ہفتے کے روز لندن پہنچ رہے ہیں۔ لنڈن میں آپ ایک رات پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کے ہاں قیام کر کے اتوار کی صبح کو کراچی روانہ ہو جائینگے

نظام حیدرآباد کے آئینی مشیر

حیدرآباد دکن ۷ مئی امید کی جاتی ہے کہ نظام حیدرآباد کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن لنڈن سے ۱۰ مئی کو حیدرآباد پہنچ جائینگے۔ نئی دہلی میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل نواب زین جنگ یار بہادر آج صبح حیدرآباد پہنچ گئے ہیں۔

خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ اطلاعات اور نشریات مقرر کئے جائینگے

کراچی ۷ مئی ۔ کراچی سے معلوم ہوا ہے کہ خواجہ شہاب الدین کل مرکزی کابینہ پاکستان میں شامل کر لئے جائیں گے۔ وہ کچھ عرصہ تک دہلی میں پاکستان کے ہائی کمشنر رہ چکے ہیں۔ اور اب ان کی جگہ جسٹس محمد اسمٰعیل کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ خواجہ شہاب الدین پاکستان کے وزیر داخلہ اطلاعات نشریات مقرر ہونگے۔ موجودہ وزیر داخلہ مسٹر فضل الرحمٰن کے ماتحت صرف انڈسٹریز۔ مائنز و کانیں پاور (بجلی) اور تعلیم کے محکمے رہ جائیں گے۔

کشمیر میں نئی اصلاحات کا نفاذ

تراڑکھل ۔ ۸ مئی آزاد کشمیر حکومت کا امروزہ اعلان مظہر ہے کہ پونچھ کے مورچہ نے ہندوستانی فوج کے ایک دستہ کو جو محصور فوجوں کے لئے اسلحہ لیجا رہا تھا منقطع کر دیا گیا۔ حکومت کشمیر کے وزیر مال نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ جو علاقے آزاد کشمیر فوجوں نے آزاد کرائے ہیں۔ ان میں بہت اصلاحات نافذ کی جا چکی ہیں۔

بیت المقدس میں جنگ کا خاتمہ

بیت المقدس ۸ مئی فلسطین اور عربوں کے درمیان صلح قائم کرنے کی جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں آج دن بھر دونوں ملکوں کے مشورہ کے ساتھ بیت المقدس لڑائی بند رہی۔

اوسا تختہ دار پر!

رنگون ۔ ۸ مئی برما کی ایگزیکٹو کونسل کے سابق نائب صدر اوسا کو دوسرے پانچ مجرموں کی معیت میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔

—— نئی دہلی ۔ ۷ مئی حکومت ہندوستان کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ص۴

کشمیری طلباء کی تعلیم کا انتظام

لاہور ۔ ۸ مئی ۔ لاہور کے کالجوں میں تعلیم پانے والے کشمیری طلبہ کو جو اپنے والدین سے جدا ہو چکے ہیں تعلیم جاری رکھنے کے لئے مالی امداد دی جائے گی۔ اس سلسلے میں رضاکارانہ طور پر امدادی رقوم جمع کی گئی ہیں۔

خواجہ شہاب الدین نے حلف اٹھا لیا

کراچی ۸ مئی ۔ آج تیسرے پہر خواجہ شہاب الدین نے امور داخلہ نشریات اور اطلاعات کی وزارت کا چارج لے لیا ہے اور اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ یہ محکمے پہلے مسٹر فضل الرحمٰن کے پاس تھے۔ جنہیں اب تعلیم اور صنعت کا محکمہ سپرد کیا گیا ہے۔

سٹرلنگ قرضہ کے متعلق گفتگو ختم ہو گئی

کراچی ۸ مئی آج شام ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان سٹرلنگ سرمایہ کے متعلق گفت و شنید ختم ہو گئی منجملہ دیگر امور کے اسباب پر بھی بحث کی گئی۔ کہ ہندوستان اور پاکستان نے برطانیہ سے جو سٹرلنگ قرضہ لینا ہے۔ اس کے وصول کرنے کے لئے دونوں ملک ایک سا رویہ اختیار کریں۔

غیر جانبدار کمشنر کے تقرر کی تجویز منظور ہو گئی

فلاشنگ میڈوز ۔ ۷ مئی ۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بیت المقدس میں ایک غیر جانبدار کمشنر کے تقرر کی تجویز منظور کر لی۔

راجوری کا محاذ!!

تراڑکھل ۔ ۷ مئی ۔ حکومت آزاد کشمیر نے آج رات ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ آج راجوری کے محاذ پر آزاد فوجوں نے تقریباً ۱۰۰ لاریوں پر مشتمل دشمن کے ایک قافلہ پر زبردست حملہ کیا۔ دو گھنٹہ تک شدید لڑائی ہوئی۔ جس کے نتیجہ پر دشمن کی ۲۰ لاریاں بالکل تباہ ہو گئیں اور تین لاریاں ابھی تک سڑک پر کھڑی ہیں۔ اس لڑائی میں دشمن کا شدید جانی نقصان ہوا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

رجم

(۲)

از مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل

محکمہ احتساب اسلامی

اسلام نے ان جرائم کی سزا بظاہر بہت سخت رکھی ہے جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے لیکن اگر حقیقت الامر پر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اسلام سزا تجویز کرنے سے قبل مجرم کیلئے لاتعداد سہولتیں میسّر کرتا ہے تاکہ جہاں تک ہو سکے ملزم اس سزا سے نجات پا سکے۔ انگریزی طرز حکومت میں محکمہ پلیس میں تحقیق جرم بدظنی سے شروع ہوتی ہے۔ وُہ تحقیق کرنے سے قبل یہ مفروضہ قائم کر لیتے ہیں کہ مجرم نے جرم ضرور کیا ہے اور جہاں تک ہو سکے گا۔ ہم اسے جرم ثابت کرنے کی کوشش کرینگے۔ یہی وجہ ہے کہ وُہ اس مفروضہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کبھی تو مجرم کو مارپیٹ کرتے ہیں۔ اور کبھی اس کے خلاف جھوٹے گواہان تلاش کرتے ہیں۔ جو عدالت میں اسکو مجرم ثابت کر سکیں لیکن اسلامی محکمہ احتساب کی تحقیق اس سے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ وُہ اپنی تحقیق کی ابتداء حسن ظنی سے شروع کرتا ہے اور تحقیق سے قبل اس کا مفروضہ یہ ہوتا ہے کہ تمام مسلمان فطرۃً پاک ہیں اور پاکیزگی ان کا طرّۂ امتیاز ہے اسلئے ممکن ہے کہ شاہد کو غلط فہمی ہوگئی ہو۔ یا جرم کا اقرار کرنے والے کو سہو ہو گیا ہو یا وُہ جرم کی تعریف کو نہ جانتا ہو۔ اسلئے اس فعل کو جسکو ہم جرم شرعی نہیں سمجھتے وُہ اسے جرم سمجھ کر اقرار کر رہا ہو۔ لہذا اسکو اپنی فطرتی پاکیزگی ثابت کرنے کے لئے اسلام اس کو ہر قسم کی سہولتیں میسّر کرتا ہے۔

فرق کی وجہ

انگریزی طرز تحقیق اور اسلامی احتساب میں اس فرق کی اصل وجہ یہ ہے کہ وُہ محض دنیاوی حکومت ہے اسلئے وُہ الٰہی اختیارات کو نہیں سمجھتی وُہ اس بات کو بھول جاتی ہے کہ مجرم جس طرح ہمارا مجرم ہے اس طرح خدا کا بھی مجرم ہے۔ اور وہاں سے بھی اس نے سزا پانی ہے۔ اسلئے وُہ کوشش کرتی ہے کہ ملزم کا جرم بہرحال ثابت ہونا چاہیئے۔ اور بہرکیف اسے سزا ملنی چاہیئے۔ لیکن اسلامی احتساب میں اس کو اس نظریہ سے دیکھا جاتا ہے کہ اس نے دو جرم کئے ہیں۔ ایک سوسائٹی کا اور ایک خدا کا جس حد تک وُہ خدا کا مجرم ہے۔ اسکی سزا خدا تعالیٰ نے یوم آخرت میں دینی ہے۔ اور اسکو گرفت سے وُہ کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔ اُدھر کے نہ جھوٹ سے ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ ہم اسے اس جرم کی سزا دیں۔ جسکی وجہ سے سوسائٹی یا اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اِسلئے ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک شخص نے خدا کا جرم تو کیا ہو مثلاً اس نے چھپ کر کسی عورت سے زنا کیا ہو لیکن چونکہ اس کے اس جرم کا عوام الناس کے اخلاق پر کچھ بُرا اثر نہیں پڑا۔ اسلئے اس کو ایسی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جس سے وُہ دہری سزا سے بچ جائے چنانچہ مسئلہ زیر بحث میں مجرم کو برأت کے اظہار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں اسلام پیش کرتا ہے:۔

(۱) قاضی گواہان سے دریافت کریگا یا مقر سے اگر اس نے جرم کا اقرار کیا ہوگا۔ کہ اس نے کونسے فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ یعنی ان کے نزدیک اس فعل کی ماہیت کیا ہے۔ جس فعل کی گواہان گواہی دے رہے ہیں یا مقر اقرار کر رہا ہے۔ آیا وُہ خود بھی اس کی حقیقت کو جانتے ہیں یا نہیں تو اس کے جواب میں وُہ بتائینگے کہ اس نے اصطلاحی زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ سوال اس امر کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کیا جائیگا۔ کہ ممکن ہے گواہان نے دونوں کو ننگا ہونے کی حالت میں دیکھا ہو۔ اور یہ قیاس کر لیا ہو کہ یہ تکمیل جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ یا وُہ اس جرم کو حدّ زنا کا موجب قرار دیتے ہوں۔ حالانکہ اسلام اس جرم کی تعزیری یا سیاسی سزا تجویز کرتا ہے نہ کہ معیاری سزا۔ یہی وجہ ہے کہ جب نبی علیہ السلام کے سامنے ایک اسلمی مرد نے زنا کا اقرار کیا۔ تو آپ نے اس سے سوال کیا "ھل تدری ما الزنا" کیا تو جانتا ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ "نعم أتیت منھا حراما مثل ما یاتی الرجل من امرأته حلالاً۔" میں نے اس عورت سے حرام طریقے سے اس فعل کا ارتکاب کیا ہے جس کا کہ ایک مرد اپنی بیوی سے حلال طریقے سے کرتا ہے۔ تو چونکہ اس بیان سے ابھی ابہام رفع نہ ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے مزید وضاحت کے لئے ایسے لفظ کے ساتھ سوال کیا۔ جو کہ لغت عرب میں اس فعل مخصوص کے ساتھ مختص ہے۔ آپ نے فرمایا "انکتھا" کیا تو نے اس عورت سے وطی حرام کی ہے تو اس نے جواب دیا "نعم" ہاں یا رسول اللہ اس پر بھی نبی علیہ السلام نے گوارا نہ کیا کہ اس کو سزا دی جائے کیونکہ ممکن ہے۔ اس نے کوشش کی ہو لیکن دخول نہ ہوا ہو۔ اسلئے دریافت کیا کہ "حتی غاب ذالک منک فی ذالک منھا" یہانتک کہ تمہارا فرج اس عورت کے فرج میں غائب ہو گیا۔ تو اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ پھر اس پر بھی مزید وضاحت کے لئے آپ نے فرمایا "کما یغیب المرود فی المکحلة وکما یغیب الرشاء فی البئر" جس طرح سرمچو سرمہ دانی میں داخل ہوتا ہے اور جس طرح ڈول کی رسّی کوئیں میں داخل ہوتی ہے۔ جب اتنی وضاحت کرنے کے بعد بھی اس نے یہی جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ تو آپ نے اس خیال سے کہ اس کا دماغ خراب نہ ہو ایک ایسا سوال کیا کہ جس سے اس کے دماغی توازن کی صحت کا بھی آپ کو علم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ "ارید ان تطھرنی" میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کلنک کا ٹیکہ جو میری پیشانی پر لگ گیا ہے۔ میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا، میری روح میرے جسم کے اس شنیع فعل سے سخت رنجیدہ ہے۔ اور وہ اسکی قید و بند کو زیادہ دیر تک برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہے اور اس سے جدا ہونے کیلئے بیتاب ہے۔ میرے لئے یہ زندگی ایک پہاڑ ہے۔ جس کے بوجھ کو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے اس سے نجات دلا دیں۔ اور میرے لئے کوئی ایسی تجویز فرما دیں۔ جس سے میں اس ملامت سے اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی پاک ہو جاؤں تو آپ نے اس کو رجم کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسکی اس توبہ کے عوض میں اس کو جنت میں جگہ عنایت فرمائی چنانچہ آپ نے اس کے متعلق فرمایا "والذی نفسی بیدہٖ انہ الآن لفی انھار الجنة" مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً یہ شخص اسوقت جنّت کی نہروں میں ہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جہاں اسلام نے زنا کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز فرمائی ہیں۔ وہاں ملزم کو اپنی بریت کیلئے بھی کس قدر سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔

(۲) گواہان سے یا مقرّ سے دریافت کیا جائیگا کہ اس کے اس فعل کی کیفیت کیا تھی یعنی کیا عورت پر جبر تو نہیں کیا گیا۔ جس کے خلاف الزام ہے یا جس نے اقرار کیا ہے کیونکہ ممکن ہے وُہ عورت کا اس بارہ میں کوئی قصور نہیں ہے اصل قصور اس مرد کا ہے جس نے اس کے ساتھ جبر کیا ہے اسلئے اس سوال سے اس قسم کے شبہ کا احتمال بھی رفع ہو جائیگا۔ مرد کے جبر کرنے کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ کی روایت کے مطابق مرد پر جبر معتبر نہیں ہے تو چونکہ اس بارہ میں بھی فقہاء میں اختلاف ہے اسلئے "ادرؤا الحدود بالشبھات" کے حکم کے ماتحت قاضی حالات کے مطابق ایسے شخص کو معیاری سزا سے بری کرکے تعزیری یا سیاسی سزا کا حکم دے سکتا ہے یا ہو سکتا ہے کہ گواہان یہ گواہی دیں۔ کہ ہم نے اسکو اسکے گھر میں ایک عورت سے زنا کرتے دیکھا ہے اور حقیقت میں وُہ عورت اسکی بیوی ہو یا اسکی جاریہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب مغیرۃ کے خلاف ارتکاب جرم کی گواہی دی گئی تو اس نے کہا "کیف حلّ لھٰؤلاء ان ینظروا فی بیتی واللہ ما أتیت الا امراتی" ان کے لئے یہ کہاں روا تھا۔ کہ وُہ میرے گھر میں نظر ڈالیں۔ خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی سے صحبت کرتا تھا۔ پس اس قسم کے شبہات کو رفع کرنے کے لئے اس قسم کے سوالات دریافت کرنا ضروری ہیں۔

(۳) اسی طرح گواہان سے سوال کیا جائیگا کہ ملزم نے کہاں جرم کیا۔ یہ سوال اسلئے کیا جائیگا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ چاروں گواہان نے ایک ہی جگہ پر ارتکاب جرم کرتے دیکھا ہے۔ کیونکہ شرعی قوانین کے مطابق ایک ہی فعل کے چار عینی گواہ ہونے ضروری ہیں لیکن اگر دو گواہ یہ گواہی دیں کہ ہم نے اس کو لاہور میں زنا کرتے دیکھا۔ اور دو گواہ یہ گواہی دیں کہ ہم نے ان کو گوجرانوالہ میں زنا کرتے دیکھا تو اس ملزم کو معیاری سزا نہیں دی جائیگی بلکہ گواہان کو حدّ قذف لگائی جائیگی کیونکہ ایک واقعہ کے صرف دو گواہوں نے گواہی دی اور یہ قابل قبول نہیں اسی طرح اگر گواہان یہ گواہی دیں کہ ہم نے اس کو دار الحرب میں ارتکاب جرم کرتے دیکھا تو اس صورت میں بھی فقہاء کے نزدیک اسکو حدّ نہیں لگائی جائیگی۔ کیونکہ جس جگہ اسلامی حکومت اور قضاء کا نفاذ نہیں۔ اس جگہ کے کسی جرم کی سزا دینا اس حکومت کا کام ہے۔ اگر وہاں کی حکومت اسے سزا نہیں دیتی۔ تو اسلامی حکومت اس جرم کے عوض کسی کا مواخذہ نہیں کرتی۔

(۴) اس طرح سوال کیا جائے گا کہ اس نے کب ارتکاب جرم کیا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس نے بچپن میں ایسا فعل کیا ہو۔ یا حالت جنون میں کیا ہو تو اس صورت میں بھی اس کو معیاری سزا نہیں دی جائیگی۔ یا ہو سکتا ہے کہ اس نے فعل تو جوانی میں کیا ہو۔ لیکن اسکو ایک مدّت دراز گذر چکی ہو تو اس صورت میں بھی اس پر شرعی حدّ نہیں لگائی جائیگی۔

اس کے علاوہ بہت سی مستثنیات بھی ہیں جن میں جرم ایک حد تک پایۂ ثبوت تک پہنچنے کے بعد بھی مجرم کو شرعی حد نہیں لگائی جاتی۔ چند ان میں سے درج ذیل ہیں:۔

(باقی صفحہ ... پر)

روزنامہ الفضل
۹ مئی ۱۹۴۸ء

یو۔ این۔ او کشمیر کمیشن

ہندیونین اور پاکستان دونوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی کشمیر قرارداد کو رد کر دیا ہے۔ پاکستان نے تجاویز نامنظور کرنے کے ساتھ بطور احتجاج کشمیر سے گڈ آفسز کمیشن کے لئے اپنا نمائندہ اعلانیہ کو مقرر کر دیا ہے۔ ہندیونین کی طرف سے ایم کے ولوڈی نے جو نامنظوری کا مراسلہ مورخہ ۵ مئی ۱۹۴۸ء یو۔ این۔ او کے حوالے کیا ہے۔ اس میں ہندیونین کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ ہندیونین بسیار غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ وہ قرارداد کی بعض شرائط کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ اب بھی اگر کونسل کمیشن بھیجنے کا فیصلہ کرے۔ تو ہندیونین اس سے گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے۔ علاوہ ازیں مسٹر آئنگر نے بھی اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندیونین قرارداد کی تکمیل کے لئے کمیشن کا خیرمقدم کرنے کو تیار نہیں۔ ہاں اگر وہ اس مسئلہ پر از سر نو گفتگو کرنا چاہے۔ تو ہندیونین خوشی سے ایسا کرنے کو تیار ہے ادھر خان لیاقت علی خان نے بھی کہا ہے۔ کہ ہم کشمیر کمیشن سے اس حد تک تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ کہ اس کی توجہ یہاں کے صحیح حالات کی طرف منعطف کرائی جائے تاکہ وہ یو۔ این۔ او کو ان کے متعلق اطلاع دے۔

اس صورت حال سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گو دونوں حکومتوں نے حفاظتی کونسل کی قرارداد کو نامنظور کر دیا ہے۔ لیکن اس بات کا امکان ہے۔ کہ جب کشمیر کمیشن یہاں پہونچے۔ تو دونوں حکومتیں اس کے ساتھ تعاون کریں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ کشمیر کا مقدمہ ابھی یو۔ این۔ او میں ختم نہیں ہوا۔ اور تعطل کے اس درجہ تک نہیں پہونچا۔ جہاں تمام امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں۔

ہماری دانست میں ابھی وقت ہے۔ کہ دونوں حکومتیں اس معاملہ پر براہ راست گفتگو کر کے خود اس کو نپٹانے کی کوشش کریں۔ ہند اور پاکستان نے کئی مسائل باہم سمجھوتے سے اور خوش اسلوبی سے طے کر لئے ہیں۔ اگر اس معاملہ میں بھی عدل و انصاف کو سامنے رکھ کر کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ یہ معاملہ بھی خوش اسلوبی سے طے ہو سکتا ہے۔ جب کوئی معاملہ عدالت میں پیش ہوتا ہے۔ تو ہر فریق عدل و انصاف کے علی الرغم اپنی بات منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ فیصلہ عدالت نے دینا ہوتا ہے۔ اس لئے فریقین جائز و ناجائز کو زیر غور ہی نہیں لاتے صرف اپنا مدعا پیش نظر رکھتے ہیں۔ لیکن جب دونوں فریق خود فیصلہ کرنے کی نیت سے باہم مل کر بیٹھتے ہیں۔ تو اس وقت عدل و انصاف کے اصول بالیقین مدنظر رکھے جاتے ہیں کم سے کم وہ باتیں جو دونوں کے آئندہ خوشگوار تعلقات پر اثر انداز ہونے والی ہوتی ہیں۔ ایسے وقت میں ضرور زیر غور آتی ہیں۔ اور اکثر فریقین اپنے اپنے دعوے کی ترمیم پر رضامند ہو جاتے ہیں۔

اس وقت ہند اور پاکستان دونوں کو بڑی ضرورت ہے کہ وہ باہم خوشگوار تعلقات پیدا کریں۔ اور ہمارے خیال میں مسئلہ کشمیر کا خوش اسلوبی سے طے ہو جانا باہمی تعلقات کی خوشگواری کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

ہند اور پاکستان دونوں اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ یو۔ این۔ او نے ابھی وہ مقام حاصل نہیں کیا۔ جہاں کوئی عدالت سیاسی جوڑ توڑ اور طاقتور ممبروں کے اثر سے بالا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا فیصلہ ضرور بعض اقوام کی ذاتی اغراض کی گندگی سے آلودہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ ہند اور پاکستان دونوں اس کے فیصلہ سے مطمئن نہیں۔ ان کی صرف یہی وجہ نہیں کہ فیصلہ دونوں کے نقطہ نظر کے خلاف ہے۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ دونوں کے دل میں یہ بات ہے کہ فیصلہ مقدمہ کے حقیقی حالات کی جانچ پڑتال پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ بارسوخ نمائندوں کے ذاتی مفاد اور سیاست سے متاثر ہوئے بغیر نہیں دیا گیا۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ فریقین کے اختلافات جو بجائے سوچے خود فیصلہ کرنے والوں۔ کے اپنے رجحانات بھی ایک تیسرے فریق کی صورت میں کارفرما رہے ہیں۔

باقی رہا کشمیر کمیشن تو ہمارے خیال میں گو دونو فریقوں نے کسی نہ کسی حد تک اس سے تعاون کرنے کا اظہار کیا ہے۔ مگر دونوں کے نقاط نظر میں اتنا تضاد ہے۔ کہ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ کمیشن کس طرح اس معاملہ میں ایک قدم بھی اپنے کام میں آگے بڑھ سکتی ہے۔ کمیشن تو اسی صورت میں کوئی کام کر سکتی تھی۔ جب فریقین کسی ایسی بات پر متفق ہو چکے ہوتے۔ جو کمیشن کو کرنا تھی۔ لیکن قرارداد جس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ وہ تو دونوں نے ٹھکرا دی ہے پھر کمیشن کا کام ہی کیا رہ جاتا ہے۔

مسٹر آئنگر کا یہ کہنا کہ نئے سرے سے بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ اور مسٹر لیاقت علی کا یہ کہنا کہ ہم اسکو یہاں کے اصل حالات دکھانا چاہتے ہیں۔ دونوں باتیں قرارداد اور کمیشن کے اصل کام کے باہر ہیں۔ کمیشن کو نہ تو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ اور نہ وہ ایسے کام کے لئے تیار ہوگی۔ اس لئے جہاں یہ دونوں باتیں یہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ فریقین اس مسئلہ پر مزید گفتگو کے لئے تیار ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں فریق کمیشن کے سپرد کردہ کام میں اسکو مدد دینے کے لئے تیار نہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کمیشن کوئی کام نہیں کر سکتی۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ دونوں حکومتیں اس معاملہ کو خود براہ راست سلجھانے کی کوشش کریں۔ اور وقت ضائع نہ کریں۔ کشمیر پر جو اس وقت تباہی آ رہی ہے۔ ہمارے خیال میں ایسی ہے کہ دونوں حکومتوں کو اسکی فکر ہونی چاہیئے۔ خواہ یو۔ این۔ او سے فیصلہ کرایا جائے۔ خواہ خود کیا جائے۔ جب تک فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی نہ ہوگا۔ کشمیر تباہی سے نہیں بچ سکتا۔ اور ممکن ہے۔ کہ یہ تباہی کشمیر کے حدود سے بھی باہر نکل جائے:

ہوٹلوں میں ناچ

معاصر سفینہ میں ایک ادارتی نوٹ زیر عنوان "اسلامی ناچ" شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالے ہمیں معاف کرے کہ ایک
ناگوار فرض ادا کرتے ہوئے ہم نے
ایک ناگوار ترکیب کا سہارا لیا ہے
لیکن آج لورینگ ہوٹل میں جو ناچ
ہو رہا ہے۔ اسے مسلم لیگ کے ایک
بڑے ستون اور مرکزی حکومت کے وزیر
راجہ غضنفر علی کی سرپرستی کی ضرورت
شائد اسی لئے پڑی۔ کہ اسے کسی طرح
"اسلامی ناچ" ثابت کیا جاسکے۔ اور
مسلمان جوق در جوق اس میں شامل ہوں"

ہم نہیں مان سکتے کہ راجہ صاحب اس طرح ناچ وغیرہ کی سرپرستی کرتے ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ سنا گیا ہے۔ بعض ہوٹلوں میں ناچ وغیرہ ضرور ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے اس ناچ میں غیر مسلم عورتیں حصہ لیتی ہونگی لیکن اگر کچھ مسلمان عورتیں بھی ایسی ہیں۔ جو اس شنیع فعل میں حصہ لے رہی ہیں۔ تو یقیناً ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ اول تو مسلمان عورتوں کا ایسے بدنام ہوٹلوں میں جانا ہی کسی طرح جائز نہیں۔ لیکن جو عورتیں وہاں جا کر ناچ رنگ میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کا معاملہ تو حد سے بڑھ گیا ہوا سمجھنا چاہیئے۔

افسوس یہ ہے کہ بعض اسلامی کہلانے والے ممالک۔ ترکی۔ مصر۔ شام وغیرہ مغربی تہذیب کے زیر اثر اسلامی زندگی کی طرز سے کوسوں دور نکل گئے ہیں۔ ترکی کا تو بہت ہی زبوں حال ہے۔ اگر پاکستان بھی ان نام نہاد اسلامی ممالک کے نقش قدم پر چل نکلا۔ تو یقیناً اسلامی زندگی سے ہم ہزاروں کوس دور جا پڑیں گے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ جس طرح ہوٹلوں میں شراب خوری ممنوع قرار دی گئی ہے۔ وہاں ناچ رنگ بھی ممنوع قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ ناچ بداخلاقی سکھانے کے لئے شراب خوری سے کسی طرح کم نہیں۔ اس قسم کی تمام بے حیائیاں اسلام میں سختی کے ساتھ منع کی گئی ہیں۔ خاصکر یہ مغربی ناچ تو سراسر بداخلاقی ہے۔

انگریزی تفسیر القرآن کے خریداروں کے لئے
ضروری اطلاع

یہ اعلان اس سے قبل بھی متعدد بار اخبار الفضل میں کیا جا چکا ہے کہ جن احباب نے انگریزی قرآن مجید کی خریداری کے لئے اپنے نام درج کروائے تھے یا انہوں نے اس کے لئے قیمت کے طور پر کچھ نقد جمع کروایا تھا۔ ایسے تمام احباب قرآن مجید کی پوری قیمت ادا فرما کر اپنی اپنی جلد ۱۵ مئی تک وصول فرما لیں۔ ازاں بعد انہیں اس بنا پر اپنی جلد طلب کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ کہ انہوں نے اپنے نام پہلے درج کرائے تھے۔ قیمت فی کاپی مجلد ۲۵ روپے

ملک غلام فرید

من کان یومہ کامسہ فہو مغبون

(جس شخص کا آج کل کے برابر ہے وہ گھاٹے میں ہے)

از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

انسان میں اللہ تعالیٰ نے احتساب کا مادہ اس قدر رکھا ہے۔ کہ وہ نہ صرف کسی کام کے کرنے سے پہلے سوچتا ہے۔ کہ اس کو اس کام کے کرنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ بلکہ بعد میں بھی جوں جوں وہ کام آتا جاتا ہے۔ وہ اندازہ کرتا رہتا ہے۔ کہ اس کو اس کام کے کرنے سے کیا کیا فائدہ ہو رہا ہے۔ ایک تاجر سال ختم ہونے کے بعد ہی حساب کتاب نہیں کرتا۔ کہ اسے کس قدر فائدہ ہوا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ روز کے روز اُسے اندازہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ آیا اس کا کاروبار نقصان میں جا رہا ہے یا کہ فائدہ میں۔ اور اگر اُسے ذرا بھی شک ہو کہ اس میں اس قدر فائدہ نہیں ہو رہا جتنا کہ ہونا چاہیئے یا نقصان ہو رہا ہے۔ تو وہ فوراً اس کی تدابیر سوچتا ہے۔ جس سے کہ وہ نقصان سے بچ جائے اور کم از کم اُسے اتنا فائدہ ضرور ہو جتنا کہ ہونا چاہیئے۔ وہ تاجر سخت بے وقوف ہوگا جو روز کے روز اس قسم کا اندازہ یا احتساب نہیں کرتا بلکہ اس معاملہ کو اس وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ جب کہ عام طور پر سب کاروباروں کے حسابات بند کئے جاتے ہیں۔ اور صحیح حساب لگایا جاتا ہے۔ کہ کس قدر فائدہ ہوا۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ جب حساب کا وقت آوے تو اُسے معلوم ہو کہ دوران سال میں اُسے سخت نقصان ہوتا رہا۔ جس کی تلافی کی اُس کے پاس کوئی راہ نہ ہو۔

ہماری زندگی کی مثال بھی تجارت کی سی ہے۔ ہم روز بہت سی نیکیاں کرتے ہیں اور بہت سے گناہ بھی ہم سے سرزد ہوتے ہیں۔ اگر تو ہماری نیکیاں ہمارے گناہوں سے زیادہ ہوں۔ تب تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ اس کاروبار میں فائدہ ہے۔ لیکن اگر ہمارے گناہ ہماری نیکیوں سے زیادہ ہوں تو پھر ہمیں وہی ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جو ایک عقلمند تاجر اختیار کرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ جب حساب کا وقت آئے تو اُس وقت پتہ لگے کہ ساری عمر یہ کاروبار ہم نے گھاٹے میں ہی کیا۔ کیونکہ اس وقت اس غلطی کے ازالہ کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نیکی کو بھی ہمیں حقیر نہ جاننا چاہیئے۔ کیونکہ عین ممکن ہے۔ اس نیکی کی بدولت ہی ہماری بخشش کا سامان پیدا ہو جائے اسی میں دراصل ایک بڑی حکمت ہے۔ وہ یہ کہ جو شخص چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی کرے گا وہ بڑی نیکیوں کو کب چھوڑنے والا ہوگا۔ ویسے ہی قیاس جو چھوٹے سے چھوٹے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے گا۔ اُس نے بڑے گناہوں کا کہاں مرتکب ہونا ہے اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیات کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ کچھ اس قسم کا انتظام ہے۔ کہ جونہی انسان سے کوئی کوتاہی یا گناہ سرزد ہوتا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں اس کی نیکیاں ان کوتاہیوں اور گناہوں کو مٹا ڈالتی ہیں۔ اور جب کسی میں چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بچنے کی اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے کی خواہش ہوگی تو پھر وہ گھاٹے میں کس طرح رہ سکتا ہے گھاٹا تو اسی صورت میں ہوگا کہ نیکیوں کو وہ اس واسطے ترک کر دے کہ وہ چھوٹی ہیں۔ اور گناہوں کے کرنے کی اُسے اس لئے جرأت ہو کہ وہ بڑے نہیں۔ اور آخر کار نیکی اور بدی کا اس کو احساس ہی نہیں رہتا۔ احتساب تو اُس نے کیا کرنا

جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اسلام نے ہماری اصلاح کا سب سے بڑا ذریعہ کیا رکھا ہے۔ تو اس میں کسی کو بھی شبہ نہیں۔ کہ وہ نماز ہے نماز ہی ہے جو کہ ہمیں نہ صرف اللہ تعالیٰ کا قرب بخشتی ہے۔ بلکہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں لے جاتی ہے اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص عمدگی سے وضو کر کے پورے خلوص قلب سے دو رکعت نماز پڑھے جس میں وہ دل سے باتیں نہ کرے تو اُس کے تمام گذشتہ گناہ دھل جاتے ہیں۔ (کتاب الوضو بخاری)

جہاں حقیقی نماز کے یہ سب فوائد ہیں۔ رسمی نماز کا سوائے اس کے اور کوئی فائدہ نہیں کہ وہ ہمیں دھوکے میں رکھے۔ اپنی طرف سے ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ قبول ہی نہیں ہو رہی ہوتی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس بات کا احتساب کرتے رہیں کہ ہماری نمازیں کس قسم کی ہیں۔ کیونکہ نماز یہ نہیں۔ کہ کوئی شخص وضو کر کے چند ایک بار بغیر سوچے سمجھے کچھ معروف کلمات دہرا لے اور اس کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا بھی ہے۔ بلکہ حقیقی نماز تو وہ کیفیت ہے۔ کہ پڑھنے والا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں سمجھے اور اُسے یہ یقین ہو کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور اُس کی ہر نماز اُس کو اس کی پہلی نماز سے اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ عطا فرماتی ہے۔ اور اس بات کے جانچنے کے لئے کہ اس کی نماز صحیح نماز ہے کہ نہیں ہمارے لئے یہ کسوٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر کہ نماز ہمیں فحش اور بری باتوں سے روکتی ہے

اب اگر ایک شخص یہ دیکھے کہ وہ نمازیں تو پڑھتا ہے۔ مگر اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور وہ برائیوں اور بدیوں میں ایسا ہی مبتلا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو اُسے یقین کر لینا چاہیئے کہ اس نے حقیقی طور پر کوئی نماز ادا نہیں کی۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ حقیقی نماز تو ادا کر رہا ہو۔ مگر اس کو اسے فائدہ نہ پہنچ رہا ہو۔ جس کا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ حتمی ہے۔ اور ہر کا قانون یکساں۔ اس لئے اس صورت میں ہم کو یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کی نماز میں نقص ہے۔ ایک دودھ کی پیالی میں ایک دو چمچے چینی ڈالنے کے بعد اگر اُس کے مزہ میں فرق نہ آئے تو ہم فوراً کہہ اُٹھتے ہیں۔ اس چینی میں نقص ہے یا یہ چینی ہے ہی نہیں۔ اور پھر ہم اس بات کا انتظار نہیں کرتے کہ اس پیالی میں چینی کے اور چمچے ڈال کر دیکھیں کہ آیا زیادہ ڈالنے سے میٹھا ہوتا ہے کہ نہیں مگر ہم سے زیادہ بیوقوف اور سادہ لوح کون ہوگا۔ کہ ہم پانچ وقت نمازیں تو پڑھیں اور باوجود اس کے کہ اُس کی حلاوت ہمیں کوئی نہیں پہنچ رہی اور نہ ہی اس کے وہ اثرات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ہم بغیر سوچے سمجھے اس رسمی کام کو کرتے رہتے ہیں جس کے اوپر ہمارا قیامت کے دن سب سے زیادہ دارومدار ہوگا۔ اس لئے اگر تو کسی کی نمازیں قلب کی تبدیلی۔ گناہوں سے اجتناب اور قرب الٰہی کا موجب ہوتی ہیں۔ تو اُسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ نمازوں کو صحیح طور پر ادا کر رہا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو اسے جان لینا چاہیئے۔ کہ یہ اس کی ہلاکت کا موجب ہیں۔ کیونکہ ان رسمی نمازوں نے اسے بجائے فائدہ دینے کے دھوکہ میں رکھا۔ اور جس چیز کو وہ فائدہ سمجھا تھا۔ سوائے گھاٹے کے کچھ نہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یراؤن (سورۃ الماعون) بعض مسائل اور بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کے بارے میں تاکید تکرار کی جاتی ہے۔ اور کئی بار دہرایا جاتا ہے۔ مگر جب ان پر پابندی سے عمل نہیں کرایا جاتا۔ تو یہ تکرار ہی ان کی وقعت کے کھو جانے کا موجب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی حکم ہے کہ مساجد میں سوائے ذکر الٰہی کے یا خدا اور اس رسول کی باتوں کے سوا اور کوئی دوسری بات نہ کی جائیں۔ اس کے نقصانات تو عیاں ہیں کیونکہ ایسی باتیں کرنے والے ایک تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر دوسروں کی توجہ اور ذکر میں مخل ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور اس فعل کا ارتکاب کرنے والے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو کہ اپنے درجہ اور علم کے لحاظ سے ایسے ہوتے ہیں جن سے یہ فعل سرزد نہ ہونا چاہیئے اور ان کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی شروع کر دیتے ہیں مساجد میں بیٹھ کر لوگ امن۔ اور سلامتی کونسل یا دنیا کے دوسرے معاملات کے بارہ میں تبادلہ خیالات کی جگہ نہیں۔ وہ خدا کی عبادت گاہیں ہیں۔ وہاں عبادت ہی ہونی چاہیئے۔ جو لوگ مساجد میں باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کو اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو فوراً نظر آ جائے گا تو نماز سے پہلے اور نہ ہی نماز کے بعد اور نہ ہی غالباً نماز کے دوران میں۔ ان پر وہ کیفیت ہوتی ہے۔ جس سے یہ سمجھا جاوے۔ کہ اس ہستی کے دربار میں جانے والے ہیں۔ یا وہاں سے ابھی نکلے ہیں۔ جس نے کہ ہم سب کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ مگر یہی لوگ جب کسی ڈپٹی کمشنر یا کسی اور حاکم کے پاس جاتے ہیں تو جانے سے پہلے اور پھر وہیں پر اُن کی ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ اور جب وہ ان کے پاس کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھے ہوتے ہیں تو خدا کی خدائی اُن کے دماغ سے نکل چکی ہوتی ہے۔ مگر جب خدا سے ملاقات کا وقت آتا ہے۔ تو اس سے آدھے اہتمام کو بھی وہ ضروری نہیں سمجھتے:۔

ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک کارکن کی ضرورت ہے۔ جو دفتری کام سے بخوبی واقف ہو۔ امیدوار محنتی۔ دیانتدار اور خوشخط ہونا چاہیئے۔ خواہشمند اپنی درخواست لے کر خاکسار سے ملیں۔ تنخواہ کا فیصلہ زبانی کیا جائے گا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور)

دنیا کے کناروں تک
مغرب کی وادیوں میں

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں کلمۃ اللہ کا اعلاء

ایک جرمن خاتون کا قبولِ احمدیت

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب واقف تحریک جدید

دن چڑھتا اور رات آتی ہے۔ اور لوگ اپنی زندگی کو ایک ہی دستور کے مطابق بسر کرتے جاتے ہیں۔ ان کے دل میں کبھی یہ خیال بھی نہیں گزرتا۔ کہ آخر انہیں ایک روز اپنے اطوار کو بدلنا پڑے گا۔ ایک فی صدی لوگ بھی ایسے نہیں ہیں کہ جنہیں یہ یقین ہو۔ کہ ان کی حالت سدھر سکتی ہے۔ اور انہیں اس زندگی میں حقیقی امن اور اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ایسا تو شاید کبھی بھی نہ ہو۔ جو اسلامی تعلیم میں اپنے مسائل کا حل سمجھتا ہو۔ یا یہ یقین رکھتا ہو۔ کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ جب لوگوں کی جسمانی اور روحانی امراض کا علاج اسلام کے شفا خانہ سے کیا جائے گا۔ لیکن ہم جنہیں خدا کے ایک فرستادہ کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ہو گا۔ وہی ہو گا جس پر دنیا آج ہنستی ہے اور وہی تعلیم ان لوگوں کی زندگیوں پر حکومت کریگی۔ جسے آج یہ ناقابلِ عمل قرار دیتے ہیں اس بظاہر حدِ نظر سے بعید دن کو قریب لانے کے لئے مسیح موعود کے خدام دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا نام بلند کر رہے ہیں۔ اے خدا تو ان کی نصرت فرما تو تا وہ تیری نصرت کی برکت سے تیرے دین کے سچے ناصر ثابت ہوں۔ آمین

ذیل میں خاکسار سوئٹزرلینڈ میں گزشتہ ماہ کی تبلیغی کارروائیوں کا اختصار سے ذکر کرتا ہے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز خاکسار ایک صاحب Herr Schmidt سے ملنے گیا۔ ان کی بیوی بھی موجود تھیں۔ دو گھنٹے تک ان سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ جس میں زیادہ تر ان کے اس شبہ کا ازالہ کیا گیا۔ کہ کسی پیغامبر کو ماننے اور ایک جماعت میں شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان سے ایک مرتبہ پھر ملاقات ہوئی۔ اور تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔

ایک روز ایک صاحب Herr - Arthur [illegible] اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے ایک روز اخبار میں ہمارا ایک اعلان پڑھا تھا۔ جو اس غرض کے لئے شائع کرایا گیا تھا۔ کہ تا اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے خواہشمند ہمارے مشن کی خدمات حاصل کریں۔ ان سے اسلام کے متعلق عام پیرایہ میں گفتگو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کا ذکر کیا۔ اور ایک ٹریکٹ اور تین چھوٹی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ جن میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر مشتمل تھی۔

ایک روز خاکسار کو ایک بنک کے ڈائرکٹر سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ انہیں سلسلہ احمدیہ سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ اب خدا تعالےٰ نے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کا ارادہ کیا ہے اور اس غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ مسئلہ فلسطین کے متعلق انہوں نے پوچھا۔ کہ ہماری کیا رائے ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ ہم ملک کی تقسیم کے فیصلہ کو عربوں کے خلاف صریح ناانصافی بلکہ ظلم قرار دیتے ہیں۔ جس کا خمیازہ ان ممالک کو بھگتنا پڑے گا۔ جو اس ظلم پر تلے ہوئے ہیں۔ بعد میں ان صاحب کو کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ امام جماعت احمدیہ اور سوانح حضرت مسیح موعود بغرض مطالعہ بھجوائی گئیں۔

ایک جرمن الاصل خاتون جن کے والدین اس ملک میں آباد ہو گئے۔ ان سے تین مرتبہ گفتگو کا موقعہ ملا۔ انہیں اسلام سے دلچسپی ہے۔ اور اس کی صداقت کو سمجھتی ہیں۔ ان کا سوِس خاوند ان کے اس رجحان کی وجہ سے انہیں ملامت کرتا ہے۔ لیکن وہ پروا نہیں کرتیں۔ انہیں ہر مرتبہ صداقت کو قبول کرنے کی ضرورت بتائی گئی۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک رقم بطور چندہ بھی دی۔ خدا تعالےٰ انہیں ہدایت فرمائے آمین (۱۲ جنوری کو انہوں نے بیعت کر لی فالحمد للہ)

ایک روز انہوں نے خاکسار کو کھانے پر بلایا۔ ایک اور خاتون بھی ساتھ تھیں۔ جو انگریزی پڑھ لیتی ہیں۔ انہیں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی گئی۔ اور اسلام کے متعلق مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی ان دونوں کو ایک مضمون "اسلام میں عورت کا درجہ" بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

ایک روز یونیورسٹی میں ایک طالب علم سے انجیل و قرآن کریم پر گفتگو ہوئی۔ انہیں بتایا۔ کہ صرف قرآن کریم ہی خدا کا کلام ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ خدا کی زبان سے نازل ہوا۔ برخلاف اس کے انجیل ایسا کلام نہیں۔ انہیں ایک دوسرے موقعہ پر کتاب "احمدیت" پڑھنے کے لئے دی۔

ایک صاحب نے اسلام کے متعلق معلومات طلب کیں۔ انہیں چار ٹریکٹ اور ایک مضمون مشتمل بر تفصیلات دربارہ طبعی وفات مسیح علیہ السلام بھجوایا۔ ہمبرگ (جرمنی) سے ایک جرمن مسلمان نے خط لکھا کہ وہ لٹریچر چاہتے ہیں۔ انہیں جماعت احمدیہ کے بارہ میں تفاصیل

قادیان کے درویش

از حضرت حافظ مختار احمد صاحب

جو قادیان میں دُھونی رمائے بیٹھے ہیں
نگاہِ اہلِ نظر میں سمائے بیٹھے ہیں

طلسم ہے کہ فسوں جذبِ آستانۂ دوست
کہاں کہاں سے یہ کھنچ کھنچ کے آئے بیٹھے ہیں

درِ حبیب کو خالی نہ رہنے دینگے کبھی
یہ جوش بھر کے رگِ جاں میں لائے بیٹھے ہیں

رہینگے کوچۂ جاناں میں "ہرچہ باداباد"
اسی اُمنگ اسی دُھن میں آئے بیٹھے ہیں

وہ نشّہ ہے انہیں جسکا اُتار ہے نہ خُمار
نئے مزاج کی مَے جو چڑھائے بیٹھے ہیں

یہ روحِ خدمتِ مرکز یہ جذبۂ ایثار
خوشی سے نرغۂ اعدا میں آئے بیٹھے ہیں

عیاں ہے حُسنِ عمل سے صفائے قلب کا راز
بُرا ہوا تھا جو پردہ اٹھائے بیٹھے ہیں

جب انکو دیکھئے ہیں دل بیار و دست بکار
نہیں ہے اِن کا وہ آنا کہ آئے بیٹھے ہیں

خُدا کے فضل سے پائی ہے وہ سکینتِ روح
کہ اہلِ فکر کو ششدر بنائے بیٹھے ہیں

دِلوں میں درد ہے لیکن لبوں پہ آہ نہیں
دلوں کا حال لبوں سے چُھپائے بیٹھے ہیں

ملی جُلی سی ہے تمکین میں بشاشت بھی
اگرچہ سیکڑوں صدمے اٹھائے بیٹھے ہیں

برس رہا ہے قناعت کا نور چہروں پر
کہ خواہشات کی دُنیا لٹائے بیٹھے ہیں

وہ دِل ملا ہے جو رکھتا ہے جوشِ غیرتِ دیں
عجب چیز بغل میں دبائے بیٹھے ہیں

ہزار ابلقِ لیل و نہار سرکش ہو
بڑے وقار سے آسن جمائے بیٹھے ہیں

بلادِ شرق میں مُسلم کا نام بھی نہ رہا
یہ ہیں کہ جان کی بازی لگائے بیٹھے ہیں

نہ چھیڑ فتنۂ دَورِ زماں نہ چھیڑ انہیں
یہ دل پر ایک بڑی چوٹ کھائے بیٹھے ہیں

نہیں جو آہ لبوں پر تو ضبطِ آہ نہیں
اک آگ ہے جو دلوں میں دبائے بیٹھے ہیں

نہ احتجاجِ ستم ہے نہ آرزوئے کرم
کہ ضبط و صبر کی تعلیم پائے بیٹھے ہیں

مَیں ان کی شانِ وفا پر نثار ہوں مختار
جو قادیان میں دُھونی رمائے بیٹھے ہیں

پہنچائی گئیں۔ اور لکھا کہ اسلام سے مراد ہمارے نزدیک احمدیت ہی ہے۔ اُن کا خط آیا جس میں انہوں نے سلسلہ احمدیہ سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ انہیں مزید معلومات پہنچائی جا رہی ہیں۔ یہ صاحب بھی ۲۰ فروری کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے فالحمد للہ۔

ایک روز تین اشخاص سے اسلام کی تبلیغ نماز۔ احکام اکل و شرب کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ ایک روز چار اشخاص سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ انہیں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق پیشگوئیاں بتائی گئیں۔ اور اسلام کا غلط تصور جو اُن کے دلوں میں تھا اُسے دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک روز ایک مجسٹریٹ نے جن سے اتفاقی طور پر ملاقات ہوئی تھی خواہش ظاہر کی کہ وہ مجھے اپنے ہاں بلانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر خاکسار اُن کے ہاں گیا۔ اور اُن کے ساتھ اُن کی بیوی کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کے متعلق ۲½ گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔ انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئیاں قرآنی تعلیم کی خوبیاں۔ انجیل کا ناقص ہونا وغیرہ موضوعات زیر بحث آئے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ایسی بات بتائیں جو ہماری انجیل میں نہیں۔ خاکسار نے مسئلہ طلاق جنگ کے بارہ میں اسلامی تعلیم۔ اقتصادی مشکلات میں قرآن کریم کی رہنمائی کی مثالیں دیں۔ تو انہوں نے کہا۔ واقعی یہ باتیں انجیل میں نہیں ہیں۔ انہیں دو ٹریکٹ اور ایک مضمون حضرت عیسیٰ کی طبعی وفات کے بارہ میں دیا۔ بعد میں اُن کی بیوی کو جو انگریزی پڑھ لیتی ہیں۔ کتاب "احمدیت" اور مسیح کی طبعی وفات کے مضمون پر مشتمل ایک کتاب مطالعہ کے لئے بھجوائی۔

ٹریکٹ کی اشاعت

کرسمس کے موقعہ پر ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ جس میں مسیح اوّل کی پیدائش ...... کی خوشی منانے والوں کو مسیح ثانی کی آمد کی خوشخبری دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام اس میں درج کیا۔ اس موقعہ پر بعض اشخاص کو کرسمس کارڈ بھجوائے گئے۔ اور ساتھ ہی یہ ٹریکٹ بھی۔ علاوہ ازیں یہ ٹریکٹ عوام میں تقسیم کیا گیا۔ ہمارے نو احمدی بھائی ہیں۔ مبارک احمد فرائی نے بھی ایک علاقہ میں اسے تقسیم کیا۔

علاوہ ازیں آٹھ اشخاص کو خطوط لکھے گئے اور اُن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے ایک روز ایک ڈاکٹر Herr Ruetz

سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ ان کا اعتراض تھا۔ کہ اسلامی تعلیم صرف ایک خاص ملک کے حالات کے مطابق ہے۔ اور ان ممالک میں مفید نہیں خاکسار نے انہیں خیالی پردے کر ان کی غلطی کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ مغربی لوگوں نے یہ ایک عذر تراش لیا ہے۔ تا انہیں شراب نوشی اور لحم خنزیر وغیرہ کی برائیوں سے کوئی نہ روک سکے حالانکہ اسلام کا قانون ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جسے قابل عمل کیا جا سکے۔

ایک روز ایک خاتون سے عورت کے درجہ کے متعلق اسلامی تعلیم پر گفتگو ہوئی۔ اور انہیں قرآن کریم کی ایک آیت کا صحیح مفہوم بتایا۔ اسلام کے بذریعہ تلوار پھیلنے کے اعتراض کے جواب میں انہیں ایک مضمون مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

مسٹر مبارک احمد فرائی کے نکاح کی تقریب

ایک خوشی کی تقریب ہمارے نو احمدی بھائی مبارک احمد کی شادی تھی۔ انہوں نے دیر سے اس خواہش کا اظہار کیا ہوا تھا کہ وہ اسلامی طریق پر شادی کا اعلان کرائیں گے۔ چنانچہ خاکسار ۲۰ دسمبر کو اُن کے ہاں گیا۔ اور اس ملک میں پہلی مرتبہ اسلامی طریق کے مطابق ایک معینہ رقم لطور مہر کے ساتھ نکاح کے اعلان کا موقعہ ملا۔ خطبہ میں خاکسار نے ایسی تقریب پر اسلامی تعلیم کو پیش کیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ یہ شادی ہمارے بھائی کے لئے نیز سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مفید و بابرکت بنائے اور اُن کی بیوی کو بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

آخر میں خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں التجا کرتا ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان ممالک کو جلد راہ ہدایت دکھائے۔ جس قسم کی تاریکی ان ممالک میں بسنے والوں کے قلوب و ارواح پر چھائی ہوئی ہے۔ وہ صرف تاریکی ہی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ وحشت و غبار بھی ہے جس نے ان کی انسانیت کو بھی مشتبہ کر دیا ہے۔ یہ انسان اور اشرف المخلوقات میں سے اعلیٰ ترین ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن روحانی لحاظ سے ان کی حالت درندوں سے بھی بدتر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے دل کی کھڑکیوں کو کھولے ان کی آنکھوں اور کانوں کے پردوں کو دور فرمائے۔ تا یہ خدائی روشنی کو دیکھ سکیں خدائی آواز کو سن سکیں اور خدائی دعوت کو قبول کر سکیں۔ آمین یا رب العالمین۔

مدرسہ احمدیہ احمد نگر چنیوٹ میں داخلہ شروع ہے

بارہ جماعتوں میں سے بارہ طالب علم لئے جائینگے۔ یا انکا ماہوار خرچ

احباب مجلس مشاورت کا وعدہ یاد رکھیں

(از عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت)

احباب کو علم ہوگا۔ کہ اس سال مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر وہ جماعت جس کا ماہوار چندہ ۵۰۰/- روپے ہے یا اس سے زیادہ ہے۔ لازمی طور پر مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک طالب علم بھیجے۔ مدرسہ احمدیہ میں تیسری جماعت تک کے سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب وقت ہے۔ کہ دوست اپنے اس فیصلے کو عملی جامہ پہنائیں تاکہ سال کے شروع میں کلاس بندی کی جا سکے۔ داخلہ شروع ہے جن جماعتوں کا چندہ ۵۰۰/- روپے ماہوار یا اس سے زیادہ ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج ہے۔ ان جماعتوں کے امراء و صاحبان فوری طور پر توجہ فرما دیں اور اپنی اپنی جماعت میں سے ایک ہونہار طالب علم چن کر خدمت دین کے لئے احمد نگر بھیجیں۔

۱۔ سیالکوٹ ۸۔ حیدر آباد دکن
۲۔ مزنگ لاہور ۹۔ سکندر آباد دکن
۳۔ دہلی دروازہ موچی دروازہ لاہور
۴۔ لاہور چھاؤنی ۱۰۔ برادنشل بنگال
۵۔ راولپنڈی ۱۱۔ لکھنؤ
۶۔ کوہاٹ ۱۲۔ کراچی
۷۔ پشاور

یہ واضح رہے کہ مدرسہ احمدیہ میں مڈل پاس طالب علم داخل کیا جاتا ہے۔ اور مولوی فاضل تک پہنچنے کے لئے اسے چھ سال درکار ہوتے ہیں۔ ان چھ سالوں کے عرصہ میں ایسا طالب علم دین کی تمام تفاصیل پر خدا تعالیٰ کے فضل سے حاوی ہو جاتا ہے۔ اور وہ غیر احمدی عقائد اور تاثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک تلوار ثابت ہوتا ہے۔ دوست جانتے ہیں کہ ہمارے سلسلے کے ننانوے فی صدی علماء خدا تعالیٰ کے فضل سے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی تربیت کا نتیجہ ہیں

پس اے میرے احباب

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین دوبارہ زندہ ہو اور اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی جماعت کو ایک مستقل مبلغ اور ایک مستقل مدرس کی خدمات حاصل ہو جائیں

تو اپنی جماعت میں سے ایک بچہ جس نے مڈل پاس کر لیا ہو پنجاب کے صوبے کے علاوہ باقی صوبوں کے احباب پرائمری پاس بچے بھی بھیج سکتے ہیں) فوراً احمد نگر چنیوٹ میں بغرض داخلہ بھیجدیں یہ طالب علم اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کلیتہً آپ کی جماعت کے سپرد کر دیا جائیگا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس کوئی ایسا بچہ نہ ہو تو آپ ۲۰/- روپے ماہوار کے حساب سے چھ سال کیلئے ایک طالب علم کا خرچ بھیجنا شروع کر دیں اس صورت میں بھی چھ سال کے بعد آپ کو ایک مستقل مبلغ دے دیا جائے گا۔

(اللہ آپ کو دین کے قیام میں مدد دے۔ آمین)

احمدی نوجوانوں کا فرض!

(از صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب)

ہم اپنے مقدس مرکز قادیان سے کس مصیبت سے آئے ہیں۔ یہ ہمارا خدا جانتا ہے یا ہم۔ اب ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا سے دعا کریں۔ کہ ہمارا مقدس مقام ہم کو واپس عنایت فرمائے۔ مگر ظاہری تدبیر بھی ضروری ہے اور اپنے آپ کو محنت اور کام کا عادی بنانا بھی ضروری ہے۔ جسم کی ورزش مثلاً سواری بندوق چلانا۔ تیرنا اور دوسری ورزشیں سب ضروری چیزیں ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ مصیبت ٹل گئی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے بھی بڑا امتحان آگے آنے والا ہو۔ اس امتحان کے لئے ہمارے ہر فرد کو پہلے سے تیار ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ آنے والی مصیبت کا مقابلہ کر سکیں۔ ہمیں اپنی غفلت ترک کر دینی چاہیئے اور بہت زور شور سے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ ہم نے ساری دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس لئے ہم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ بیشک ہمارا مرکز عارضی طور پر ہم سے چھین لیا گیا ہے۔ لیکن قادیان کو ہم کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ ہمارے لئے وہ ایک نہایت پاک بستی ہے۔ جہاں پر خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو بھیجا۔ اسے واپس حاصل کرنا ہمارا مقدس فرض ہے۔ اور میں اس کے لئے سب سے زیادہ احمدی بچوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ آنے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں۔

(مرزا رفیق احمد ابن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) رتن باغ لاہور)

رجم (بقیہ از صفحہ ۲)

مستثنیات

(۱) اگر گواہ یہ گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے اور اس پر زیادہ وضاحت نہ کریں اور قاضی کے دیگر سوالات کا جواب دینے سے سکوت اختیار کریں تو مشہود علیہ کو حدّ نہیں لگائی جائیگی۔ اور نہ گواہوں کو حدّ لگیگی کیونکہ انہوں نے زنا کی شہادت دیدی اور ان کا قذف ثابت نہیں ہوا۔

(۲) اگر چار فساق شہادت دیں تو مشہود علیہ کو حدّ نہیں لگائی جائیگی۔ اور گواہان کو بھی حدّ قذف نہیں لگیگی۔ کیونکہ وُہ اپنی شہادت پر قائم ہیں۔

(۳) اگر کوئی شخص اپنے بیٹے یا بیٹی کی جاریہ سے وطئی کرے تو اس پر بھی حدّ نہیں کیونکہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا انت ومالک لابیک کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی ہی ملک ہے گو یہ جاریہ جس سے اس کے باپ نے وطئی کی اس کی ہے۔ لیکن نبی علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ ممکن ہے اس کا باپ اس میں اس قسم کا تصرف بھی کر سکتا ہو۔ کیونکہ بعض دیگر احکام میں باپ کے تصرف کو مجرمانہ حیثیت سے نہیں دیکھا گیا۔ چونکہ اس مسئلہ کے ساتھ بعض دیگر مسائل کا بھی تعلق ہے اسلئے باوجود اسکے کہ اب غلامی کا خاتمہ ہو چکا ہے اس جگہ بیان کر دیا ہے۔ مثلاً (۱) علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے چوری کرے۔ تو اس سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

ب۔ اگر باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائیگا۔ لقولہ علیہ السلام لایقاد الوالد بالولد اسلئے اس شبہ کی بناء پر اس کو حدّ زنا بھی نہیں لگائی جائیگی۔

(۴) تمام الکتہ فاسدۃ اس زمرہ میں شامل ہونگے کیونکہ وُہ شخص اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے اور یہ امر بھی حدّ مقرر کرنے میں شبہ پیدا کرتا ہے سوائے اسکے کہ وُہ ایسے شخص سے نکاح کر لے۔ جو موبد التحریم ہے (بوجہ قرابت کے) مثلاً ماں یا بہن تو ایسی صورت میں جہل کا عذر مسموع نہ ہوگا۔

الغرض اس قسم کی بیسیوں ایسی مثالیں ہیں۔ جن میں شبہ کا احتمال ہے۔ اسلئے ان صورتوں میں قاضی ملزم کے حالات کے مطابق اسکو حدّ سے بری کر سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو ان میں تعزیر یا سیاست کو جاری کر سکتا ہے۔

ایک سوال کا جواب

اس جگہ ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے جس کا جواب دینا نہایت ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آجکل مغربی تہذیب کے اثر کے ماتحت بدنی سزا کو ظالمانہ سزا قرار دیا جاتا ہے۔ اسلئے اسوقت مغربی ممالک میں بدنی سزا کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور اصلاح کے دیگر ایسے طریق اختیار کئے جا رہے ہیں یا ان کے متعلق تجربات کئے جا رہے ہیں۔ جس سے کہ بدنی سزا دئے بغیر ہی اصلاح ہو سکے۔ چنانچہ اب تو اس بات پر بھی بحثیں ہو رہی ہیں کہ قتل کی سزا بھی موت نہیں دینی چاہیئے۔ کیونکہ مجرم ایک وقتی جذبہ کے ماتحت ایک ایسے فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ جو ایک قلیل وقت میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بدلہ میں اسے ایک ایسی سزا دینا جس کے نتیجہ میں وُہ ابدی نیند سو جائے غیر منصفانہ ہے۔

الغرض مغربی تہذیب کا یہ اعتراض ہے جس کا جواب کئی طریقوں سے دیا جا سکتا ہے۔

(۱) اس وقت بھی ریلوے میں Whipping Act موجود ہے۔ جس کے ماتحت وُہ نابالغ بچوں کو بدنی سزا دے سکتے ہیں۔ پس جو سزا بڑوں کے لئے ظالمانہ ہے وُہ بچوں کے لئے تو بدرجہ اولیٰ ظالمانہ ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود بھی وُہ انگریزی حکومت کے اختتام تک ہندوستان میں قائم رہی۔

(۲) سزا بہر حال سزا ہے۔ ہم سزا کو انعام سے تو بدل نہیں سکتے۔ صرف دیکھنا یہ ہے کہ کونسی سزا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جرم کی اوسط کم ہو جاتی ہے۔ اور کونسی سزا ہے۔ جس کی موجودگی میں جرم کی رفتار میں نمایاں فرق پیدا نہیں ہوتا۔

نتیجہ ظاہر ہے کہ مغربی قوانین کے ماتحت لوگ سزائیں بھگتنے کے لئے جیل خانے بھر دیتے ہیں بلکہ محکمہ جیل کو لبا اوقات یہ رپورٹ کرنی پڑتی ہے۔ کہ مجرموں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ لیکن جیل خانہ میں ان کے رکھنے کی جگہ نہیں توسیع کی جائے۔

اس کے مقابلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور خلفاء اربعہ کے زمانہ میں ایسے جرائم کی تعداد اس قدر تھی کہ انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ عوام الناس بدنی سزا کے خوف سے ارتکاب جرم کرنے کی جرأت نہیں کرتے ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ اگر مغربی اقوام اسلام کے پیش کردہ اصول پر سزائیں تجویز کر لیں تو انکی جیلخانوں کی عمارتیں بیکار ہو جائیں۔ اور ملازمین جیل کے اخراجات سے بھی سبکدوش ہو جائیں۔

(۳) مغربی اقوام جو اس اعتراض کی اصل ذمہ وار ہیں۔ وُہ ہم پر تو اس امر کا اعتراض کرتی ہیں کہ ہمارا مذہب بدنی سزا کا حکم دیتا ہے جو ظالمانہ فعل ہے لیکن اُن کا اپنا نمونہ یہ ہے کہ ان کا دن اور رات اس فکر میں گذرتا ہے کہ کس طرح ہم ایسا آلہ ایجاد کریں۔ جس سے ہم زیادہ سے زیادہ بے گناہ لوگوں کو تباہ و برباد کر سکیں زیادہ سے زیادہ وسیع علاقہ کو ایک ہی بم کے دھماکے سے خاک سیاہ کر سکیں۔ ایک طرف نوان کا رحم اس بات کا حکم دیتا ہے کہ مجرم کو بھی سزا نہیں دینی چاہیئے۔ دوسری طرف ان کا عمل یہ ہے کہ ہیروشیما اور ناگاساکی جیسے پُر رونق شہروں کے لاکھوں بے گناہ بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کو ایٹم بم جیسے تباہ کن اور ظالمانہ ہتھیار سے ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ پھر اس پر بس نہیں کی۔ بلکہ مزید اس سے بھی زیادہ تباہ کن ہتھیاروں کی ایجاد کی فکر میں مصروف ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تباہی جوان پر آئی اور وُہ تباہی جوان کا انتظار کر رہی ہے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انہوں نے چھلکے کو لیا اور مغز کو پھینک دیا۔ اسلام کے سچے اُصولوں کو ترک کر کے ظالمانہ اور تباہ کن اصول وضع کئے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ اپنے دشمنوں کو بھی آگ کا عذاب مت دو۔ عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں کو اور جو جنگ کے قابل نہیں مت مارو۔ پس اسلام ہمیں رحم کے موقعہ پر رحم کا اور سزا کے موقعہ پر سزا کا حکم دیتا ہے لیکن معترضین رحم کے موقعہ پر ظلم کا اور سزا کے موقعہ پر رحم کا اصول وضع کرتے ہیں۔

بخلاف اس کے اسلام تو ہمیں سزا میں بھی رحم کا حکم دیتا ہے اور وُہ ہمیں کہتا ہے کہ مجرم کو جس کوڑے سے حدّ لگائی جائے۔ اسمیں ایسی گرہ نہیں ہونی چاہیئے جو اس کے دُکھ کو عام سزا سے زیادہ کر دے اسی طرح زیادہ زور سے بھی نہیں مارنا چاہیئے۔ بلکہ متوسط درجہ کی ضرب لگانی چاہیئے۔ اور تمام جسم میں مختلف مقامات پر ضرب لگانی چاہیئے۔ ایک جگہ پر نہیں مارتے جانا چاہیئے۔ اور اس کے سر اور منہ اور شرمگاہ پر نہیں مارنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ وُہ ہلاک ہو جائے۔ پس جو جہالت اور اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے وُہ کرے اسلام کے سچے اصولوں کو اس سے گزند نہیں پہنچ سکتا

(۴) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اسلام میں جہانتک ہو سکتا ہے۔ ملزم کو اپنی برأت کے لئے ہر قسم کی سہولتیں دی جاتی ہیں۔ جج اپنی طرف سے ایسے واضح سوالات کرتا ہے جس سے کہ ملزم کو اپنی بریت ثابت کرنے کیلئے راہنمائی ہو سکے اور پھر اگر وُہ ان سوالات کے ضمن میں بھی بری نہ ہو سکے۔ تو پھر دیکھا جاتا ہے کہ کیا وُہ مستثنیات کے زمرۃ میں تو نہیں آتا۔ اس کے بعد اس کے لئے سزا تجویز کی جاتی ہے۔

پس جو شخص ان رعایتوں کے باوجود بھی مجرم ثابت ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ اسکی ذہنیت کسقدر گندمی ہے انسانیت اور شرم و حیا اسمیں اس قدر مسخ ہو چکی ہے کہ وُہ اس قسم کے حیا سوز فعل کا ارتکاب ایسی جگہ پر اور ایسے وقت میں کرتا ہے جہاں اسکو چار یا چار سے زیادہ گواہان تکمیل فعل کرتے دیکھ پاتے ہیں۔ تو اس سے ایک طرف تو اسکی بیحیائی کی انتہا کا علم ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف وُہ سوسائٹی میں ایسے متعدی جراثیم چھوڑنے کا موجب ہوتا ہے جس سے کہ ڈر ہے کہ سوسائٹی اس مہلک بیماری کا شکار نہ ہو جائے۔ پس ایسا شخص تو یقیناً سوسائٹی کے جسم میں ایک عضو معطل ہے جسکو اگر کاٹ کر پھینک نہ دیا جائے۔ تو تمام جسم کی تباہی کا موجب بن سکتا ہے پس اسلام نے جو اس کے لئے سزا تجویز کی۔ ہے وُہ اس کے اس جرم کی وجہ سے ہے جو اس نے عوام کے اخلاق اور سوسائٹی پر بدنما داغ لگایا ہے ورنہ اصل جرم کی سزا تو اسے آخرت میں ملیگی۔ کیونکہ یہ حقوق اللہ میں سے ہے اسلئے اسکی مناسب سزا بھی خدا تعالیٰ ہی دیگا ہے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ اسلام کے آئینی اساسی کے نوٹس میں تحریر فرماتے ہیں: —

"پس یہ سو کوڑے بھی فحش کی سزا میں ظاہر ہے کہ جو اس طرح زنا کرے گا کہ چار گواہ اس کے فعل کے مل سکینگے۔ وُہ زنا سے زیادہ فحش کا مرتکب ہوگا۔ اور فحش کی یہ سزا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ زنا کی کیا سزا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ زنا کی سزا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ زانی کے متعلق فرماتا ہے۔ یلق اثاما۔ یعنی وُہ اپنے گناہ کی سزا خدا سے پائیگا۔"

لجنہ اماء اللہ لاہور

لاہور کی لجنہ کے تمام حلقہ جات کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرمہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حسن احمد صاحب کو لاہور کی لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد الدین صاحب کو صدر مقرر کیا گیا ہے امید ہے کہ تمام حلقہ جات کی عہدہ داران دونوں کے ساتھ پوری طرح تعاون کرینگی (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کشمیر کمشن کا پانچواں رکن امریکہ

لیک سکسس ۷ رمئی - صدر سکیورٹی کونسل نے سکیورٹی کونسل کے اجلاس میں اعلان کیا کہ انہوں نے امریکہ کو کشمیر کمیشن کا پانچواں رکن نامزد کیا ہے - یہ کمیشن کشمیر جا کر استصواب کا بندوبست کرے گا - کمشن کے دوسرے ممبر ارجنٹائن کولمبیا بلجیم اور چیکوسلواکیہ ہونگے ارجنٹائن اور چیکوسلواکیہ کو پانچواں ممبر کے تقرر کا فیصلہ کرنا تھا - لیکن وہ کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے اس لئے صدر کو فیصلہ دینا پڑا -

مسٹر وارن آسٹن (امریکہ) نے اعلان کیا - کہ امریکہ اس نامزدگی کو قبول کرتا ہے - اور پوری ذمہ داری سے وہ اس کام کو سر انجام دیگا -

سر ظفر اللہ خان کا سکیورٹی کونسل کے صدر کو خط

لیک سکسس ۷ رمئی - آج پاکستان کی حکومت نے سکیورٹی کونسل کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ سکیورٹی کونسل کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر ہے - حکومت کا یہ نظریہ سر ظفر اللہ رئیس الوفد نے ایک خط کے ذریعہ صدر سکیورٹی کونسل تک پہنچا دیا -

سر ظفر اللہ خاں اپنے خط میں لکھتے ہیں سکیورٹی کونسل نے قرارداد میں جو کارروائی کرنے کا اظہار کیا ہے - وہ غیر جانبدار جائزہ استصواب کے لئے ناکافی ہے -

چین کے مسلمانوں کا فیصلہ

نانکنگ ۷ رمئی - چین کے شمال مغربی صوبہ سنکیانگ کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے علیحدہ ہو کر مشرقی ترکستان کی علیحدہ بنیاد رکھیں - ان مسلمانوں کے لیڈر جنرل چنگ ہیہ چنگ نے ایک بیان میں بتایا کہ مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ مرکزی حکومت سے علیحدہ ہو کر اپنی حکومت قائم کریں -

پاکستان کو فوجی سامان بھیجا جا رہا ہے؟

نئی دہلی ۷ رمئی - دہلی کے حلقوں کا کہنا ہے - کہ پاکستانی اخباروں کا یہ کہنا کہ حکومت ہندوستان نے اپنے وعدے کا پاس نہیں کیا غلط ہے - کافی مقدار فوجی سامان کے انتقال کے علاوہ اپریل میں پانچ ریل گاڑیاں اور تین جہاز فوجی سامان لے کر پاکستان گئے - مئی میں بھی یہی رفتار قائم رہے گی -

---

سکیورٹی کونسل میں سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

لیک سکسس ۸ رمئی - سکیورٹی کے اجلاس میں صدر کے اعلان کے بعد کہ امریکہ کو کشمیر کمشن کا پانچواں ممبر نامزد کیا گیا ہے - سر ظفر اللہ خاں نے فرمایا کہ نہایت شکر کا مقام ہے کہ ایک ایسا قطعی اور آخری مرحلہ آ گیا ہے - جس سے معلوم ہو کہ سکیورٹی کونسل کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش میں کامیاب ہوگی - ہم خاص طور پر امریکہ کے ممنون ہیں - کہ اس نے صدر کونسل کی نامزدگی کو قبول کر لیا ہے - اور ان ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونیکا وعدہ کیا ہے - جو اس نامزدگی سے ان کے کندھوں پر آ پڑی ہیں - ہمیں توقع ہے کہ اب کمشن کے لئے یہ ممکن ہو گا کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے - اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا کام شروع کر دے -

ممالک خارجہ میں پاکستان کی پبلسٹی

کراچی ۸ رمئی - مسٹر فضل الرحمٰن وزیر اطلاعات و نشریات نے ایک بیان کے دوران میں بتایا کہ قاہرہ - رنگون اور آسٹریلیا میں پاکستانی قونصل خانوں اور سفارت خانوں میں بہت جلد پبلک ریلیشنز آفیسر پریس اٹاچی اور انفارمیشن آفیسر مقرر کر دئے جائیں گے - ان کے علاوہ ایک اعلیٰ افسر لنڈن بھیجا جائے گا - کابل بغداد اور انقرہ میں بھی ایک ایک افسر مقرر کرنے کے بندوبست کر رہے ہیں ان افسروں کو کراچی سے مواد بھیجا جائیگا اور اس مقصد کے لئے غیر ملکی پراپیگنڈہ کا ایک علیحدہ محکمہ کھول دیا گیا ہے - اس کے ڈائرکٹر نے کام شروع کر دیا ہے - بہت جلد اس کا دفتر کھول دیا جائے گا - فلم پبلسٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ابھی اس کی بنیادیں مضبوط نہیں ہوئیں - صرف دو فلمیں پاکستان کی پیدائش اور قائد اعظم کا یوم ولادت غیر ممالک کی نمائش کے لئے بھیجا گیا ہے - کہ ریڈیو پاکستان بہت جلد غیر ممالک کے لئے اپنی نشریات شروع کر دے گا -

میاں ہری سنگھ اور نیشنل کانفرنس میں ٹکر

سرینگر سے تازہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ میاں ہری سنگھ اور نیشنل کانفرنس میں اختلافات بڑھ گئے ہیں - نیشنل کانفرنس مہاراجہ کے ذاتی نمائندہ (دیوان) [illegible] کو کابینہ سے نکالنا چاہتے ہیں - مگر کارروائی مہاراجہ کو سخت ناپسند ہے -

گذشتہ دنوں نیشنل کانفرنس نے ایک قرارداد پاس کر کے مطالبہ کیا ہے - کہ دیوان کو کابینہ سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے - دیکھئے مہاراجہ جیتتا ہے یا نیشنل کانفرنس - شعبہ نشر و اشاعت کشمیر مسلم کانفرنس لاہور

آزاد کشمیر گورنمنٹ کے فیوض

مظفر آباد - خواجہ علاء الدین صاحب وانی ہوم منسٹر حکومت آزاد کشمیر ٹیٹوال (کرناہ) تشریف لے گئے - جہاں ایک جم غفیر نے آپ کا استقبال کیا - لگ آزاد کشمیر زندہ باد کے - مسٹر ابراہیم زندہ باد - مسٹر وانی زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے - آنریبل ہوم منسٹر کا جلوس نکالا گیا - چنار باغ میں پہنچ کر جلسہ ہوا - جہاں آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا - جس میں علاقہ دراوہ و کرناہ کے عوام کی طرف سے ہر قسم کی قربانی و امداد کا یقین دلایا گیا -

سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے - وانی صاحب نے مسلسل چار گھنٹے تقریر کی جس میں آپ نے ڈوگرہ حکومت کے مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے یقین دلایا - کہ آزاد حکومت عوام کی ہر رنگ کی بہتری کے لئے سعی کرے گی - آپ نے بتلایا کہ ڈوگرہ حکومت نے ہندو کے سامان ہونے پر جو ظالمانہ پابندی لگائی تھی - وہ ختم ہو چکا ہے اور اب مکمل آزادی حمیر ہے - ایسا ہی آپ نے بتلایا کہ اب ٹیکس کا ہچراٹی جیسے ظالمانہ ٹیکسوں کا آزاد حکومت نے خاتمہ کر دیا ہے - آپ کی اپیل پر معتدد حضرات نے چندہ دیا -

ازاں بعد آپ نے پولیس آفیسروں اور سپاہیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا - کہ اب وہ ظالم ڈوگرہ حکومت کا رکن نہیں - بلکہ جمہوری حکومت کے خادم ہیں - آپ کا فرض عوام کی حفاظت اور انسداد جرائم ہے - ہم لوگوں کا فرض ہے - کہ احکام قرآن کے مطابق اب جرائم کی بیخ کنی کریں جلسہ آزاد کشمیر زندہ باد مسٹر وانی زندہ باد کے نعروں کے

چودھری خلیق الزمان کا بیان

لاہور ۷ رمئی پاکستان مسلم لیگ کے آرگنائزر چودھری خلیق الزمان نے کہا - اگر مسلم لیگ عوام کا اعتماد حاصل کرنا چاہتی ہے - تو اس کے عہدیداروں کو سرکاری عہدہ حاصل کرنے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے اس تنظیم کے لئے ایسے آدمیوں کی تلاش کرنی چاہئے جو اپنی زندگیاں اس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں - اور نہ تو انتخابات میں حصہ لیں نہ سرکاری عہدہ قبول کریں -

چودھری صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا - مسلم لیگ کے مقابلہ میں کوئی سیاسی پارٹی کامیاب نہیں ہو سکتی - اس لئے حکومت اور قانون ساز ادارے ایک ہی پارٹی کے سہارے چلائے جائیں گے - تجربے سے معلوم ہوا ہے - کہ حزب الاختلاف کے بغیر نظام حکومت غیر ذمہ دار ہو جاتا ہے - اگر لیگ کی تنظیم قانون ساز اسمبلیوں اور کابینوں سے الگ رہے - تو وہ وزیروں کی سرگرمیوں کا احتساب کر سکتی ہے -

پاکستان میں افغانستان کا سفیر

کراچی ۸ رمئی - پاکستان میں افغانستان کے سفیر سردار شاہ ولی خان ۸ رمئی کو گیارہ بجے صبح اپنے سفارتی کاغذات گورنر جنرل ہاؤس میں گورنر جنرل کی خدمت میں پیش کریں گے -

مہاجر اساتذہ کے پراویڈنٹ فنڈ کا مسئلہ

لاہور ۷ رمئی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب سے نقل مکانی کرنے والے اساتذہ کے پراویڈنٹ فنڈ طالبعلموں کے فنڈ اور فرقہ وارانہ داروں کی مینجنگ کمیٹیوں کی جمع کردہ رقوم کو منتقل کرنے کا مسئلہ مشرقی اور مغربی حکومت کے زیر غور ہے - اس سلسلے میں مغربی پنجاب کے ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے ایک اعلےٰ آفیسر کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے - جو مذکورہ بالا رقوم کے متعلق ضروری تفصیلات جمع کریگی - مشرقی پنجاب اور ہندوستانی ریاستوں سے آئے ہوئے تمام اساتذہ پر افیسروں پرنسپلوں ہیڈ ماسٹروں اسلامیہ سکولوں اور کالجوں کی مینجنگ کمیٹیوں کے مینجروں یا سکرٹریوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی رقوم کے متعلق تمام تفصیلات ۳۱ رمئی تک مہیا کر دیں -

(محکمہ تعلقات عامہ)

کراچی - ۸ رمئی سٹرلنگ مذاکرات کے بعد ہندوستانی وفد کل نئی دہلی روانہ ہو جائے گا -